خبر منظر

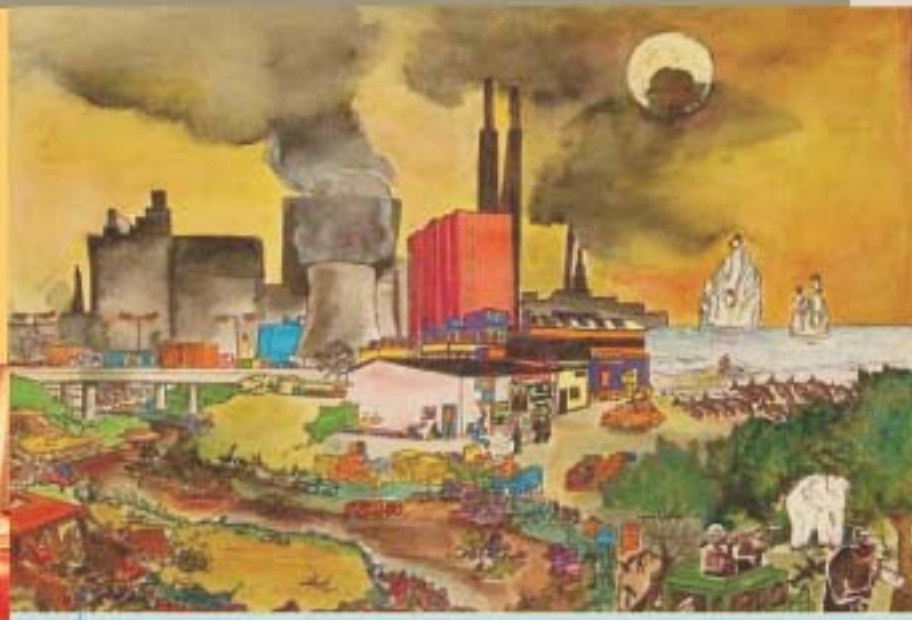

یکم مئی سے امریکہ نے ہندوستان سے منور آموں کی درآمد کی اجازت دے دی۔ یہ امریکہ میں متورچلوں کی پہلی درآمد ہوگی۔ امریکی سفیر ڈیوڈ سی ملفورڈ نے نئی دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر آموں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا "آم کو ہندوستان کی قومی علامت سمجھا جاتا ہے۔ صدر بش نے ہندوستانی آموں کے لئے امریکی بازار کھولنے کا جو وعدہ کیا تھا ہم اس کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہندوستانی آموں کو امریکہ میں لانا تو بس دونوں ملکوں کے مابین زراعتی تجارت کے فروغ کی جانب ایک قدم ہے۔"

اپریل میں یوم ارض منانے کے لئے مشرقی اور جنوبی ہندوستان کے سیکڑوں اسکولی طلبہ نے "ہمارے ماحول سے متعلق کیا چیز تمہارے لئے اہم ہے؟" کے موضوع پر تصویریں بنائیں۔ ان میں کئی تصویروں کی نمائش کولکاتہ اور چنئی کے امریکی قنصل خانوں میں کی گئی اور ان میں سے تین کا انتخاب، وزارت خارجہ کی کفالت سے منعقد ہونے والے بین الاقوامی مقابلے میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کے لئے کیا گیا۔ لہاری کنڈو کی بنائی ہوئی یہ تصویر واشنگٹن ڈی سی میں منعقد ہونے والی نمائش کے لئے کولکاتہ قنصل خانے نے پیش کی۔

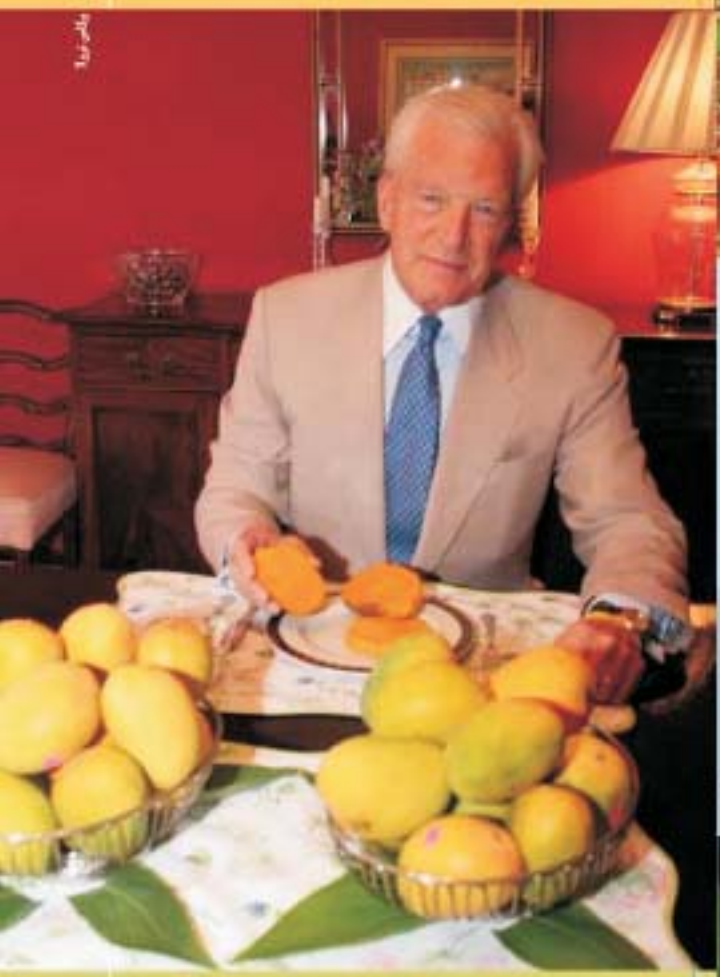

بشکریہ ملفورڈ

قنصل عام ہنری وی جیرڈین نے آسائشوں سے محروم بچوں کے لئے کولکاتا کے بوٹانیکل گارڈن میں ایک اجتماعی چہل قدمی کی قیادت کی جس میں طلبہ کی توجہ فطرت کی بے پناہ خوبصورتی، زرخیزی اور اسکے تحفظ کی اہمیت کی جانب دلائی گئی۔ اس موقع پر جیرڈین نے بچوں سے کہا "کوئی بھی عمل خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو افادیت سے خالی نہیں ہوتا"

بشکریہ جے پی ٹائن

واشنگٹن ڈی سی میں واقع پاورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر جون ٹھیراکن نے سنٹر فل برائٹ محقق کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے حال ہی میں ایک سال مکمل کیا ہے۔ وہ جنوبی ہندوستان میں نئی چیزوں اور صنعتوں سے پیدا ہونے والی آلودگی اور دوسرے ماحولیاتی نقصانات کو کم کرنے کے لئے استعمال میں لائی جانے والی مختلف ٹکنالوجیوں کی تدوین و تشخیص پر تحقیق کر رہے ہیں۔ ٹھیراکن نے حیاتیاتی فضلے کو قابل استعمال بنانے کی تدبیروں پر توجہ مرکوز کرنے والے اداروں کا ایک سروے کیا اور گذشتہ فروری میں ایک سمپوزیم میں شرکت بھی کی۔ ان کا کہنا ہے، "کم ترقی یافتہ ملکوں میں اس بارے میں بیداری میں اضافہ ہو رہا ہے کہ وہ اُن ماحولیاتی تباہیوں اور مسئلوں کو ہرگز ہرگز نہیں دہرائیں گے، جنہیں بیسویں صدی کے اوائل اور وسط میں، تیزی سے صنعتی ترقی کرنے والے مغربی ملکوں اور جاپان نے خوش آمدید کہا تھا۔ اس پروجیکٹ کا مقصد ایسے معلوماتی اعداد و شمار فراہم کرنے ہیں جو آزمودہ مشکلات کو پھر سے نہ زندہ کرنے کو یقینی بنانے میں اہم رول ادا کریں گے، "یا ایسی فرسودہ تکنیکوں سے نجات دلانے میں معاون ہوں گے جو کارآمد ثابت نہیں ہوئیں۔"

بشکریہ